کما اخرجہ البیھقی من حدیث انس قال فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما صلی الغداۃ رفع یدیہ یدعو علیھم وھو صحیح الاسناد کذا فی تخریج احادیث الاحیاء للحافظ العراقی وکذا اوردہ الجلال المحلی فی شرح منھاج الامام النووی قال شیخ مشائخنا فقد ثبت الرفع من فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قنوت غیر الوتر فالوتر مثلہ لعدم الفارق بین القنوتین اذ ھما دعاء ان قال والحاصل ان رفع الیدین فی قنوت الوتر ثبت من فعل ابن مسعود وعمر وانس وابی ھریرۃ کما تقدم عن الحافظ ابن حجر وکفی بھم اسوۃ وثبت من فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر الوتر کما سبق انتھی مختصرا۔

(۵) قنوت پڑھنے کے ارادہ کے وقت اللہ اکبر کہنا اور اس تکبیر کے ساتھ رفع یدین نہ آنحضرت ؐ سے ثابت ہے نہ صحابہؓ سے خود محققین علمائے حنفیہ اس کے معترف ہیں۔ علامہ شامی ردالمحتار میں لکھتے ہیں۔ قال فی البحر وینبغی ترجیح عدم وجوب الرفع لانہ الاصل اذ لا دلیل علیہ انتھی وقال فی البرھان ولم نقف بعد علی دلیل نقلی علی رفع الیدین والتکبیر ولا علی ما یقتضی وجوب القنوت وقول صاحب الھدایۃ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن علی حین علمہ دعاء القنوت اجعل ھذا فی وترک لم یوجد فیہ لفظ الامر وعلی تقدیر وجودہ لا یدل علی الوجوب لعدم بلوغ الحسن حینئذ فاذا لم یجب علی المامور لا یجب علی غیرہ وکذا قولہ لا ترفع الایدی الا فی سبع مواطن لم یعد الوتر فیھا فی الحدیث انتھی اور علامہ محمد معین سندھی (جن کی بابت مولوی انور شاہ مرحوم کہتے ہیں کان من علماء السند واجازہ الشاہ ولی اللہ قدس سرہ بالکتابۃ وحرر لہ انی اجیزلک ولمن کان اھلا من اھل بلدک وقد تکفل بطبع کتابہ دراسات اللبیب غیر المقلدین فی زماننا لان مصنفہ ایضا لم یکن متعصبا مثل ھؤلاء فاذا وجد کلمۃ حق اقربھا) دراسات میں فرماتے ہیں انی اطیل التعجب ممن لا یقول برفع الیدین عند الرکوع والقیام عنہ والنھوض عن القعدۃ الاولی مع کونہ متواتر النقل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویقول بوجوب رفع الیدین فی تکبیر الوتر مع انک لو سألت امثالھم فی اقطار الارض لا یاتی فیہ بنوع صحیح ولا اثر معتمد علیہ انتھی۔

سوال:۔ ایک مسلمان جنگل میں مرگیا دوسرے دن اس کے مرنے کی اطلاع ہوئی اور لوگ اسکی نعش لینے گئے تو فقط ایک ٹکڑا پاؤں سے ران تک ملا باقی اعضا کو درندوں نے کھا لیا تھا۔ اس باقی عضو کی تجہیز وتکفین کیونکر کی جائے۔ حاجی محمد۔ قلابہ

جواب:۔ اس باقی ماندہ حصہ کو غسل دیکر اس کی مقدار کے برابر کفن شرعی پہنا کر اس پر نماز جنازہ ادا کی جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں شرعی طریقہ پر دفن کردیا جائے۔ قال ابن قدامۃ فی المغنی ج۲ فان لم یوجد الا بعض المیت فالمذھب انہ یغسل ویصلی علیہ وھو قول الشافعی ونقل ابن منصور انہ لا یصلی علی الجوارح قال الخلال ولعلہ قول قدیم لابی عبد اللہ والذی استقر علیہ قول ابی عبد اللہ انہ یصلی علی الاعضاء وقال مالک وابو حنیفۃ ان وجد الاکثر صلی علیہ والا فلا لانہ بعض لا یزید علی النصف فلا یصلی علیہ کالذی بان فی حیاۃ صاحبہ والشعر والظفر ولنا اجماع الصحابۃ قال احمد صلی ابو ایوب علی رجل وصلی عمر علی عظام بالشام وصلی ابو عبیدۃ علی رؤس بالشام رواھما عبد اللہ بن احمد باسنادہ وقال الشافعی القی طائر یدا بمکۃ من وقعۃ الجمل فعرفت بالخاتم وکانت ید عبد الرحمن بن عتاب بن اسید فصلی علیھا اھل مکۃ وکان ذلک بمحضر من الصحابۃ ولم یعرف من الصحابۃ مخالف فی ذلک ولانہ بعض من جملۃ تجب الصلاۃ علیھا فیصلی علیہ کالاکثر وفارق ما بان فی الحیاۃ لانہ من جملۃ لا یصلی علیھا والشعر والظفر لا حیاۃ فیہ